بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

# تفسیر سُورۃ الکہف

بیان فرمودہ

## سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞

۲ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ
عِوَجًا ؕ﴿ۜ﴾ قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡہُ وَ یُبَشِّرَ
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۞ مَّا
کِثِیۡنَ فِیۡہِ اَبَدًا ۞ وَّیُنۡذِرَ الَّذِیۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا ۞ مَا لَہُمۡ بِہٖ
مِنۡ عِلۡمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِہِمۡ ؕ کَبُرَتۡ کَلِمَۃً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاہِہِمۡ ؕ اِنۡ
یَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا کَذِبًا ۞

حدیث میں آیا ہے کہ جب تم دجّال کو دیکھو تو سورۃ کہف کی پہلی آیتیں پڑھو اور وہ یہ ہیں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا ؕ قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡہُ .....

وَيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝ ان آیتوں سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال سے کس گروہ کو مراد رکھا ہے* اور عِوَج کے لفظ سے اس جگہ مخلوق کو شریک الباری ٹھہرانے سے مراد ہے جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ٹھہرایا ہے اور اسی لفظ سے فیج اعوج مشتق ہے اور فیج اعوج سے وہ درمیانی زمانہ مراد ہے جس میں مسلمانوں نے عیسائیوں کی طرح حضرت مسیح کو بعض صفات میں شریک الباری ٹھہرا دیا۔ اس جگہ ہر ایک انسان سمجھ سکتا ہے کہ اگر دجّال کا بھی کوئی علیحدہ وجود ہوتا تو سورۃ فاتحہ میں اُس کے فتنہ کا بھی ذکر ضرور ہوتا اور اُس کے فتنہ سے بچنے کے لئے بھی کوئی علیحدہ دعا ہوتی مگر ظاہر ہے کہ اس جگہ یعنی سورۃ فاتحہ میں صرف مسیح موعود کو ایذا دینے سے بچنے کے لئے اور نصاریٰ کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی گئی ہے حالانکہ بموجب خیالات حال کے مسلمانوں کا دجّال ایک اَور شخص ہے اور اس کا فتنہ تمام فتنوں سے بڑھ کر ہے تو گویا نعوذ باللہ خدا بھول گیا کہ ایک بڑے فتنہ کا ذکر بھی نہ کیا اور صرف دو فتنوں کا ذکر کیا ایک اندرونی یعنی مسیح موعود کو یہودیوں کی طرح ایذا دینا دوسرے عیسائی مذہب اختیار کرنا۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ سورۃ فاتحہ میں صرف دو فتنوں سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی گئی ہے (۱) اوّل یہ فتنہ کہ اسلام کے مسیح موعود کو کافر قرار دینا۔ اُس کی توہین کرنا۔ اس کی ذاتیات میں نقص نکالنے کی کوشش کرنا۔ اُس کے قتل کا فتویٰ دینا جیسا کہ آیت غیر المغضوب علیھم میں انہی باتوں کی طرف اشارہ ہے (۲) دوسرے نصاریٰ کے فتنے سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی گئی اور سورۃ کو اسی کے ذکر پر ختم کرکے اشارہ کیا گیا ہے کہ فتنہ نصاریٰ ایک سیلِ عظیم کی طرح ہوگا۔ اس سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۲-۷۳)

(۲) اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ

* نسائی نے ابوہریرہ سے دجّال کی صفت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث لکھی ہے يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ۔ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ۔ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّيَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ الخ یعنی آخری زمانہ میں ایک گروہ دجّال نکلے گا۔ وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کریں گے۔ بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے۔ ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور دل بھیڑیوں کے ہوں گے۔ خدا کہے گا کہ کیا تم میرے حلم کے ساتھ مغرور ہوگئے اور کیا تم میرے کلمات میں تحریف کرنے لگے۔

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۴۔ منہ)

# عَمَلًا ○

ہم نے ہر یک چیز کو جو زمین پر ہے زمین کی زینت بنا دیا ہے تا جو لوگ صالح آدمی ہیں بمقابلہ بُرے آدمیوں کے اُن کی صلاحیت آشکارا ہو جائے اور کثیف کے دیکھنے سے لطیف کی لطافت کُھل جائے کیونکہ ضد کی حقیقت ضد ہی سے شناخت کی جاتی ہے اور نیکوں کا قدر و منزلت بدوں ہی سے معلوم ہوتا ہے۔

(براہین احمدیہ حصّہ سوم صفحہ ۱۹۰ حاشیہ نمبر ۱۱)

# اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ○

کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہمارے عجیب کام فقط اصحابِ کہف تک ہی ختم ہیں۔ نہیں بلکہ خدا تو ہمیشہ صاحبِ عجائب ہے اور اس کے عجائبات کبھی منقطع نہیں ہوتے (براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۵۶۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

مَیں دیکھتا ہوں براہین میں میرا نام اصحاب الکہف بھی رکھا ہے۔ اس میں یہ سِرّ ہے کہ جیسے وہ مخفی تھے اسی طرح پر تیرہ سو برس سے یہ راز مخفی رہا اور کسی پر نہ کُھلا اور ساتھ اس کے جو رقیم کا لفظ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود مخفی ہونے کے اس کے ساتھ ایک کتبہ بھی ہے اور وہ کتبہ یہی ہے کہ تمام نبی اس کے متعلق پیشگوئی کرتے چلے آئے ہیں۔ (الحکم جلد ۹ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰ / اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

مَیں یہ نہیں کہتا کہ حیاتِ مسیح کے متعلق اسی زمانہ کے لوگوں پر الزام ہے۔ نہیں بعض پہلوں نے غلطی کھائی ہے مگر وہ تو اس غلطی میں بھی ثواب ہی پر رہے کیونکہ مجتہد کے متعلق لکھا ہے قَدْ يُخْطِئُ وَ يُصِيْبُ کبھی مجتہد غلطی بھی کرتا ہے اور کبھی صواب مگر دونوں طرح پر اُسے ثواب ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مشیت ایزدی نے یہی چاہا تھا کہ ان سے یہ معاملہ مخفی رہے پس وہ غفلت میں رہے اور اصحابِ کہف کی طرح یہ حقیقت ان پر مخفی رہی جیسا کہ مجھے بھی الہام ہوا تھا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا۔ اسی طرح مسیح کی حیات کا مسئلہ بھی ایک عجیب سِرّ ہے۔ باوجودیکہ قرآن شریف کھول کھول کر مسیح کی وفات ثابت کرتا ہے اور احادیث سے بھی یہی ثابت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جو آیت استدلال کے طور پر پڑھی گئی وہ بھی اسی کو ثابت کرتی ہے مگر باوجود اس قدر آشکارا ہونے کے خدا تعالیٰ نے اس کو مخفی کر لیا اور آنے والے موعود کے لئے اس کو مخفی رکھا چنانچہ جب وہ آیا تو اس نے اس راز کو ظاہر کیا۔ (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۷ / فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)